میزان:

قیامت کے دن بندوں کے اعمال میزان میں تولے جائیں گے۔ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ وَنَضَعُ ٱلْمَوَٰزِينَ ٱلْقِسْطَ لِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ﴿٤٧﴾ ﴾ (الأنبياء: ٤٧) ترجمہ: قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والے ترازو کو پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لاحاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِى عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُۥ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌۢ ﴿١١﴾ ﴾ (القارعة: ٦ – ١١) ترجمہ: پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے اس کا ٹھکانہ ھاویہ ہے تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے وہ تند و تیز آگ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جہنم کو یاد کر کے وہ رو پڑیں تو رسول ﷺ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو عائشہ۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ جہنم یاد آگئی اس لئے رو پڑی۔ کیا آپ لوگ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے۔ رسول ﷺ نے فرمایا کہ تین مواقع پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ ایک میزان کے وقت، جب تک جان نہ لے کہ اس کے نیک اعمال ہلکے رہے یا بھاری، دوسرے اعمال نامہ دیئے جانے کے موقع پر جب تک جان نہ لے کہ اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہے یا بائیں ہاتھ میں، یا اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔ تیسرے جب پل صراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ (ابو داؤد)

حوض کوثر: حوض کوثر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ المِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلاَ يَظْمَأُ أَبَدًا» میرے حوض کا طول ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہو گا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہو گا۔ مشک سے زیادہ خوشبو دار ہو گا۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے مانند ہوں گے۔ ایک بار جو اس کا پانی پی لے گا پھر اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (متفق علیہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ

ایک بار رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ پر اونگھ طاری ہوئی پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا۔ ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ مسکرا کیوں رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا ابھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے سورہ کوثر تلاوت فرمائی۔ پھر آپ نے پوچھا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک نہر ہے۔ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا ہے اس میں بڑا خیر ہو گا۔ یہ ایک حوض ہو گا جس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی۔ اس کے برتن (کوزے) ستاروں کے برابر ہوں گے۔ ایک فرد اس سے دور ہٹایا جائے گا میں کہوں گا کہ یہ میرا امتی ہے۔ کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد اس نے دین میں کیا بدعات و خرافات ایجاد کیں تھیں۔ (مسلم)

پل صراط: ایک مسلمان اس پر ایمان رکھتا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک پل صراط سے گزرے گا۔ یہ پل جہنم پر رکھا جائے گا۔ کافر کے لئے یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہو گا۔ اس کے نیچے اچکنے والے ہوں گے جو کافروں اور گنہ گاروں کو جہنم کی تہہ میں گھسیٹ لے جائیں گے۔ اس پل سے ہر انسان حتیٰ کہ انبیاء، صدیقین، مومنین، کافرین اور وہ بھی جن کا حساب ہو گا اور جن کا حساب نہیں ہو گا، سب کے سب گزریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ ﴾ (مریم: ۷۱ - ۷۲) ترجمہ: تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے یہ تیرے پروردگار کے ذمہ قطعی فیصل شدہ امر ہے پھر ہم پرہیز گاروں کو تو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

پل صراط سے آرام سے گزرنا دراصل انسان کے اعمال پر منحصر ہو گا۔ کچھ بجلی کی طرح تیز رفتاری کے ساتھ گزر جائیں گے۔ کچھ ہوا کے جھونکے کی طرح سے گزریں گے۔ کچھ گھسٹ گھسٹ کر پار اترنے کی کوشش کریں گے کبھی جہنم میں جا گریں گے کبھی اس میں سے نکل آئیں گے یہاں تک کہ پار اتر جائیں گے اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر کہ آج بچ گئے۔ قیامت کا دن بدلہ کا دن ہو گا۔ ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ مظلوموں کی دادرسی کی جائے گی۔ درہم و دینار کے بجائے نیکیوں کا سکہ چلے گا۔

ایک شخص جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی لیکن اس نے لوگوں پر ظلم کیا ہو گا۔لوگوں کے حقوق دبائے ہوں گے۔ انصاف کے تقاضے کے تحت اہل حقوق کو اس کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی پھر بھی حساب برابر نہ ہو گا تو دوسروں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے وہ بالآخر جہنم میں چلا جائے گا۔

اس دن مومنین کے دلوں سے باہمی رنجش و کدورت ختم کر دی جائے گی۔ ان کو بالکل پاک وصاف کر دیا جائے گا۔ یہ سب کچھ سراسر اللہ کی رحمت اور اس کے بے پایاں فضل و کرم سے ہی ممکن ہو سکے گا۔